اِسلام تیرا دیس ہے تو مُصطفوی ہے!
مسلمانانِ ہند کی خدمت میں محبت واخوت کا پیغام
از استاد اُسامہ محمود حفظہ اللہ
ادارہ السحاب، برِصغیر
As-Sahab Media (Subcontinent)
1441ھ | 2020

اسلام تیرا دیس ہے تو مُصطفوی ہے!

مسلمانانِ ہند کی خدمت میں محبت و اخوت کا پیغام

از استاد اسامہ محمود حفظہ اللہ

ادارہ السّحاب برِّصغیر

1441ھ|2020ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی رسولہ الکریم

برصغیر اور بالخصوص ہندوستان کے میرے عزیز مسلمان بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

ہماری یہ گزارشات ہندوستان کے مسلمان بھائیوں کے نام ہیں۔ علماءِ کرام، داعیانِ دین، اصحابِ فکر، نوجوانانِ اسلام اور ہندوستان کے وہ سب اہلِ دل ہمارے مخاطب ہیں جو یہاں مسلمانوں کی حالتِ زار پر دردمند اور ان کے مستقبل کے حوالہ سے فکر مند ہیں، پھر محمدِ عربی ﷺ کے خاص وہ غلام ہمارے مخاطب ہیں جن کے چہرے نورِ ایمان سے روشن ہیں، شرک وظلم کے اندھیروں سے جو دبنے اور ڈرنے والے نہیں، اور جو کفر والحاد کے طوفانوں کا مقابلہ کرنے اور اسلام دشمن سیلابوں کا رُخ اسلام ہی کے حق میں پھیرنے کا عزم رکھتے ہیں۔

عزیز بھائیو!

تقسیمِ ہند سے لے کر آج تک...... اس پورے عرصہ میں، ارضِ ہند پر مسلمانوں اور اسلام کے ساتھ کیے گئے ایک ایک ظلم پر آپ نگاہ ڈالیے......احمد آباد و گجرات کے فسادات، بابری مسجد کی شہادت، اس کی جگہ پر آج رام مندر کی تعمیر کا یہ سرکاری اعلان، 'گھر واپسی' کی ارتدادی مہم اور پھر شہریت کے قانون میں یہ مخصوص ترمیم...... یہ سب واقعات تو محض چند جھلکیاں ہیں، جبکہ مظالم کی یہ روداد بہت طویل ہے اور آپ سے بہتر اس کی تاریخ کون جانتا ہے؟! ہندوستان کے طول و عرض میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف پکنے والی نفرت و عداوت آپ کے سامنے ہے اور جن کے پاس قوت و اختیار ہے، ان کے اسلام دشمن منصوبے بھی آپ دیکھ ہی رہے ہیں...... عزیز بھائیو! یہ سب احوال کیا ہمارے لیے کوئی پیغام نہیں رکھتے؟ کیا یہ دھواں کسی جلتی آگ کا پتہ نہیں دیتا؟ یہ واقعات ہمیں خبردار کر رہے ہیں کہ وہ موڑ کسی بھی وقت آنے والا ہے جو اصل میں ایک خطرناک کھائی کا نام ہے، ایسی کھائی کہ اگر تیاری کی جو موجودہ کیفیت ہے، اس کے ساتھ ہمیں اس میں دھکیلا گیا تو اس سے بچ کر نکلنا بالکل ناممکن ہو گا...... سچ یہ ہے ہندوستان کے میرے عزیز بھائیو! ہم مانیں یا نہ مانیں، تیاری کریں یا نہ کریں، یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح واضح ہے کہ ارضِ ہند میں ایک انتہائی بھیانک طوفان ہماری طرف بڑھ رہا ہے، ایسا بے رحم طوفان آگے بڑھ رہا ہے کہ جس کے تصور سے بھی کلیجہ منہ کو آتا ہے اور رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اگر اس طوفان سے مقابلے کے لیے تیاری میں مزید تاخیر ہوئی تو اللہ نہ کرے کہ ہندوستان کی زمین بھی اس اندوہناک قیامت کا نظارہ پیش کرے جس سے ابھی چند سال پہلے برما میں ہمارے مسلمان بھائی گزر چکے ہیں، وہ نظارہ کہ جس کے سوچنے سے بھی ہر صاحبِ ایمان کی روح تڑپ جاتی ہے۔

عزیز مسلمان بھائیو!

آپ ہی بتائیے...... کیا کسی کو شک ہے کہ ہندوستان کی زمین ہم پر تنگ کرنے اور ہمارا خون بہانے کی یہاں ملک بھر میں تیاری ہو رہی ہے؟! ہندو دہشت گرد تنظیمیں اسٹیبلشمنٹ کی سرپرستی...... اور عالمی طاقتوں کے تعاون سے، پورے ہندوستان میں پھیل رہی ہیں، عسکری ٹریننگ حاصل کر رہی ہیں۔ فوج، پولیس اور سب حکومتی اداروں پر ان دہشت گردوں کا قبضہ مستحکم ہوتا جا رہا ہے...... ان کا نعرہ، نظریہ اور منصوبہ ہی یہ ہے کہ 'ہندو بن جاؤ یا ہندوستان چھوڑ دو'! وہ برما میں مسلمانوں پر ڈھائے گئے مظالم کی علی الاعلان تائید کرتے ہیں اور بغیر کسی خوف وخطر کے ہندو غنڈوں کو برما میں ڈھایا گیا ظلم بطور رول ماڈل بتاتے ہیں۔ ایک دو سیاسی جماعتیں مسلمانوں کی ہمدرد بن کر رواداری کا راگ بھی الاپ رہی ہیں، مگر کون نہیں جانتا کہ 'رواداری' اور مسلمانوں کے ساتھ 'ہمدردی' کی یہ نمائش کرسیٔ اقتدار تک پہنچنے کا محض وسیلہ ہے، یہ واقعی 'امن پسند' ہیں، اتنے کہ کل مسلمانوں پر اگر خدانخواستہ کڑا وقت آ گیا تو یہ گھروں کے دروازے تو بند کر لیں گے، کانوں میں انگلیاں تو یہ ٹھونس لیں گے مگر مسلمانوں کی چیخ وپکار پر کوئی ایک بھی باہر نہیں نکلے گا۔ ایک مسلمان کی خاطر کسی ہندو غنڈے کے ساتھ یہ بھڑ جائیں، ناممکن ہے۔ لہٰذا ظالم بھیڑیوں اور ہندو درندوں سے حفاظت اگر مطلوب ہے تو اس کے لیے کسی اور کو نہیں خود مسلمان ہی کو کھڑا ہونا ہو گا۔

میرے عزیز بھائیو!

طوفانوں کا مقابلہ تو تب ہی ہو سکتا ہے کہ جب آنکھیں کھلی اور خطرات کی حقیقت تسلیم کی جاتی ہو، لیکن سامنے کھڑے خطرات کے وجود اور طوفانوں کی آمد سے ہی اگر انکار کیا جائے تو ایسے میں سب سے بڑی دشمن پھر اپنی یہ خود فریبی ہی ہوتی ہے۔ ہمیں دُکھ ہے کہ بعض حلقے مطمئن بیٹھ کر ہندوستان میں مسلمانوں کے قدموں کے نیچے دہکتے اس آتش فشاں کے وجود سے ہی انکاری ہیں۔ وہ مسلمانوں کو باور کراتے ہیں کہ ملکی حالات کا یہ سیلاب جس سمت بھی ہمیں لے جائے، بغیر کسی مزاحمت کے اس کی رو میں ہمیں بہنا چاہیے، ان حلقوں کو خدشات ہیں اور نہ ہی اس قسم کے خدشات کو ذہنوں میں جگہ دینے کے یہ حق میں ہیں، نظر آنے والے خطرات پر سوچنے اور بولنے کو یہ تنگ نظری کہتے ہیں، طوفان سے پہلے اس کی تیاری کو ردعمل کی سوچ کہتے ہیں، طفل تسلیاں ہیں جو دی جا رہی ہیں، کہتے ہیں 'سینکڑوں سال سے ہم مسلم وہندو ساتھ رہے، مسلمانوں کو یہاں کوئی خطرہ نہیں'......یہ کہہ کر یہ بھول جاتے ہیں کہ اگر سینکڑوں سال ہم یہاں ساتھ رہے ہیں تو کمزور بن کر کبھی نہیں رہے، ہندوؤں کے رحم وکرم، ان کی کسی 'وسعت نظری' اور کسی نام نہاد 'رواداری' کے سہارے بھی ہم نہیں رہے، ہم یہاں فاتح بن کر آئے تھے اور فاتح رہ کر اپنی ایمانی قوت، کردار اور زورِ بازو کے بل پر رہے۔ ہماری ایمانی غیرت اور دفاعی قوت ہی تھی کہ جس کے سبب خود بھی یہاں عزت کے ساتھ جیے اور دوسروں کو بھی عدل وامن سے ہم نے نوازا۔ لیکن انگریز کے آنے اور تقسیم ہند کے بعد ہم وہ نہیں رہے، حاکم محکوم بن گئے اور طاقت ضعف میں تبدیل ہوئی۔ مگر کیا اب وہ کم سے کم قوت بھی ہمارے پاس موجود ہے کہ جو کسی ظالم ہاتھ کو ہماری طرف بڑھنے سے باز رکھے؟ قطعاً نہیں، یقیناً اس کم سے کم قوت سے بھی آج ہم محروم ہیں، اور اس کے باوجود کہا جاتا ہے کہ 'ہم اقلیت نہیں، دوسری بڑی اکثریت ہیں اور ہمیں ہمارے حق سے کوئی محروم نہیں کر سکتا'......عزیز بھائیو! اس دنیا میں محض حق پر ہونے اور استحقاق کی بنیاد پر ہی کیا حق دار کو حق ملا کرتا ہے؟ ایسا ہوتا تو کیا ہی بات ہوتی، پھر برما، مشرقی ترکستان اور چیچنیا سے لے کر فلسطین وشام تک کے مسلمانوں کو کبھی اپنی زمینیں نہ چھوڑنی پڑتیں، کشمیری مسلمانوں کو زمین سے ایسا کبھی نہ لگایا جاتا اور ان کا خون یوں بے دردی کے ساتھ کبھی نہ بہایا جاتا، احمد آباد سے مظفر نگر تک مسلم کُش فسادات نہ ہوئے ہوتے، بابری مسجد آج بھی اپنی شان کے ساتھ یہاں کھڑی رہتی اور اس کے میناروں سے اذانیں سنائی دیتیں......ہندوستان پر مسلمانوں کا حق یقیناً ہے مگر کیا یہ حق منت سماجت کر کے کبھی لیا جاسکتا ہے؟ کیا سنگ دل دشمن کی خوشامد کر کے اس کا دل موم کیا جاسکتا ہے؟ بھیڑیے کے سامنے رحم کی اپیلیں کر کے اس سے جان بخشی کبھی ہو سکتی ہے؟ حق لینے کے لیے اپنے اندر حق چھیننے کی قوت پیدا کرنی ہوتی ہے اور ظلم روکنے کے لیے ظالم کے سامنے کھڑا ہونا پڑتا ہے۔ یہاں سسک سسک کر زندگی نہیں ملا کرتی ہے، بلکہ موت ہی زندگی کی حفاظت کیا کرتی ہے۔

عزیز بھائیو!

ہمیں یاد رکھنا چاہیے، کہ مسلمان اور ہندو، اسلام اور شرک ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ اسلام انسانوں کے رب کی طرف سے دیا ہوا عظیم نور ہے، جبکہ شرک اندھیرا اور نری جاہلیت ہے۔ یہ انتہائی قاتل خود فریبی ہوگی اگر ہم نے ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھ کر 'ہندو مسلم بھائی بھائی' کے سفید جھوٹ اور 'مذہبی رواداری' نامی دامِ فریب پر اعتبار کیا۔ ہمیں یہ حقیقت تسلیم کرنی ہوگی کہ مشرک ہندو کبھی بھی مسلمانوں کے خیر خواہ نہیں ہوسکتے ہیں۔ اللہ کی کتاب بتاتی ہے کہ یہود کے بعد مسلمانوں کے بدترین دشمن یہی مشرکین ہیں۔ فرماتے ہیں: لَتَجِدَنَّ أَشَدَّ النَّاسِ عَدَاوَةً لِلَّذِينَ آمَنُوا الْيَهُودَ "مؤمنین کے لیے دشمنی میں سب لوگوں سے زیادہ تم یہود کو پاؤ گے"۔ وَالَّذِينَ أَشْرَكُوا...... "اور وہ جو شرک کرتے ہیں"۔

اللہ کی کتاب ہم مسلمانوں کو سمجھاتی ہے کہ ان مشرکین کی چکنی چپڑی باتوں میں کبھی نہیں آنا......'بغل میں چھری منہ میں رام رام' ان مجرمین کا قدیم طریقہ ہے، اللہ سبحانہٗ وتعالیٰ کی کتاب ہمیں بتاتی ہے کہ اگر مسلمان نہتے ہوں، اپنا دفاع خود ان کے اپنے ہاتھوں میں نہ ہو، تو مشرکین سے بدتر کوئی دشمن نہیں ہوتا۔ فرماتے ہیں: كَيْفَ وَإِنْ يَظْهَرُوا عَلَيْكُمْ "یہ مشرکین صلح پر کیسے قائم ہوسکتے ہیں؟ اگر یہ تم پر قابو پائیں"......لَا يَرْقُبُوا فِيكُمْ إِلًّا وَلَا ذِمَّةً "تو نہ یہ تمہاری قرابت داری وہمسائیگی کا خیال رکھتے ہیں اور نہ ہی اپنے کیے ہوئے وعدوں کو ایفا کرتے ہیں" يُرْضُونَكُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ "صرف منہ کی باتوں سے تمہیں راضی کرتے ہیں"، (یعنی یہ صرف زبانی جمع خرچ کرتے ہیں، جب یہ مجبور ہوں، ان کی کوئی ضرورت ہو تو کہتے ہیں ہندوستان میں کوئی مذہبی تقسیم نہیں ہے، سب دھرم والے یہاں برابر شہری ہیں: يُرْضُونَكُمْ بِأَفْوَاهِهِمْ مگر حقیقت میں) وَتَأْبَىٰ قُلُوبُهُمْ جبکہ دل میں ایسا نہیں ہوتا" دل ان کے نہیں مانتے ہیں" وَأَكْثَرُهُمْ فَاسِقُونَ "اور اکثر ان میں بدعہد ہیں،" جب انہیں قوت واختیار ملتا ہے، مسلمانوں کو جب نہتا اور کمزور پاتے ہیں تو پھر کسی عہد وپیمان اور میثاق و آئین کا خیال نہیں رکھتے ہیں۔

عزیز بھائیو! اہم ترین نکتہ جس کا نظروں میں رہنا بہت ضروری ہے وہ یہ کہ، ہم تحریک اٹھائیں نہ اٹھائیں، باطل ہمارے خلاف تحریک ضرور اٹھاتا ہے، وہ کبھی نہیں رکتا، وہ ہماری اپنے دین سے وابستگی برداشت کرے، یہ ناممکن ہے۔ شعیب علیہ السلام کا اپنی قوم کے ساتھ مکالمہ پڑھیے، یہ مکالمہ آج کے مشرکین کی فطرت سمجھنے کے لیے بھی کافی ہے۔ شعیب علیہ

السلام نے اپنی قوم کو مخاطب کیا[1]: وَإِنْ كَانَ طَائِفَةٌ مِنْكُمْ آمَنُوا بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ ”اگر تم میں سے ایک گروہ اُس دین پر ایمان لایا ہے جو میں لایا ہوں“ وَطَائِفَةٌ لَمْ يُؤْمِنُوا ”اور دوسرا گروہ، ایمان نہیں لایا تو“...... فَاصْبِرُوا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا ”صبر سے کام لو، یہاں تک کہ اللہ ہمارے بیچ فیصلہ فرمائے،“ وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ”اور اللہ بہترین فیصلہ کرنے والے ہیں“...... علماءِ کرام نے یہاں وضاحت کی ہے کہ شعیب علیہ السلام نے ان کے خلاف ہتھیار نہیں اٹھایا تھا، دھمکی نہیں دی تھی، آپ نے الٹا جنگ ولڑائی سے منع کیا، کہا کوئی کسی کے خلاف کچھ نہ کرے، اللہ کیا فیصلہ فرماتا ہے؟ حالات کیا رخ اختیار کرتے ہیں؟ بس اس کا انتظار کریں۔ ایسے میں جو قوت و اختیار والا طبقہ تھا، اس نے شعیب علیہ السلام کو کہا، قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ ”قوم کے متکبر سردار بولے“ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَا ”اے شعیب تمہیں اور جو تمہارے ساتھ ایمان لائے ہیں، تم سب کو ہم یہاں سے نکال باہر کر دیں گے“ أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا ”(تمہارے پاس بس ایک ہی راستہ ہے)“ یا تم واپس ہماری ملت میں پلٹ جاؤ (واپس نعوذ باللہ مشرک بن جاؤ!)“...... یہ دھمکی ہے جو شرک وکفر کے علمبر دار ہمیشہ اہل ایمان کو دیتے ہیں، ’تبادلۂ خیال‘ اور ’بقائے باہمی‘ کا ڈھنڈورا پیٹنے والے آج بھی جب مسلمانوں کو کمزور پاتے ہیں، تو لہجے بدل جاتے ہیں اور ’رواداری‘ اور ’قانون کی حکمرانی‘ جیسے دعوؤں کا نقاب جلد ہی چہروں سے اتر جاتا ہے۔

بتایئے میرے بھائیو! برما کے مسلمانوں نے کس کو تکلیف دی تھی؟ انہوں نے کس کے خلاف ہتھیار اٹھایا تھا؟ کب انہوں نے انتہا پسندی اور ’دہشت گردی‘ کی دعوت دی تھی؟ انہوں نے تو لاٹھی تک بھی نہیں اٹھائی تھی۔ وہ تو مکمل طور پر نہتے، مسکین اور ضعیف تھے، وہ انسانیت اور ہم وطن ہونے کے واسطے دے کر امن کی بھیک اور جینے کا حق مانگتے تھے، کیا انہیں معاف کیا گیا؟ ان کی جان بخشی ہوئی؟ نہیں، ان کا قتل عام ہوا، لاکھوں کی تعداد میں انہیں سمندر میں دھکیلا گیا۔ درندوں میں بھی ترس اور رحم نامی صفات موجود ہوں گی مگر برما کی زمین پر مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ ہوا، اس قدر بے رحمی کے ساتھ ہوا کہ جنگل کے درندے بھی اس پر دردمند ہوں گے، اور یہ سب مظالم آج کے میڈیا والے دور میں ہوئے، سب کچھ عالمی طاقتوں کی نظروں میں ہوا۔ چوری چھپے، یا خاموشی کے ساتھ نہیں، ڈنکے کی چوٹ پر...... کیمروں کے سامنے...... لاٹھیاں، خنجر اور آگ و پٹرول لے کر مشرک بدھ مسلمانوں پر حملہ آور ہوئے۔ فوج و پولیس ان غنڈوں کی محافظ اور معاون تھی...... پھر بے دردی اور نت نئے طریقوں سے...... اذیتیں دے دے کر انہیں مارا گیا...... بچوں کو والدین کے سامنے آگ میں ڈالا گیا، زندہ انسانوں تک کے ہاتھ، پاؤں اور کان کاٹے گئے، بیچ چوراہوں میں مسلمان خواتین کے ساتھ زیادتیاں کی گئیں اور پھر پٹرول چھڑک کر انہیں آگ لگادی گئی...... ایک واقعہ نہیں، بے شمار واقعات اور لاتعداد ویڈیوز ہیں، بستیوں کی بستیاں چند دنوں کے اندر راکھ میں تبدیل ہو گئیں، اور لاکھوں بہنیں ہیں جو آج بھی بے گھر و دربدر، کیمپوں میں پناہ لیے اپنے اوپر گزرے ان مظالم کی داستان سنا رہی ہیں۔

عزیز بھائیو!

اسلام ’لا الٰہ‘ کا اعلان کر کے دیگر تمام معبودوں اور تمام ادیان کا انکار کرتا ہے جبکہ ’الّا اللہ اور محمد رسول اللہ‘ کہہ کر صرف اسلام ہی کے حق پر ہونے اور زمین میں اس کے غالب رہنے کے استحقاق کا اقرار و اعلان کرتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام تمام انسانوں کو آزاد کرنے اور انہیں اللہ کی بندگی میں لانے کا پیغام ہے۔ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ نے مسلمان کی ذمہ داری ہی یہ لگائی ہے کہ وہ انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے نکال کر خالق السماوات والارض، اللہ کی بندگی میں داخل کر دے اور تمام ادیان کے جور و ستم سے انہیں نجات دلا کر اسلام ہی کی رحمت میں انہیں داخل کر دے۔ یہ مسلمان کی ذمہ داری تھی، یہ اس کا فرض تھا کہ وہ دنیا پر ظلم و کفر کے خلاف تحریک بپا کرے، انسانیت اور اس کے رب کے بیچ رکاوٹوں کو ڈھا دے اور زمین پر زمین کے رب اللہ کے دین کو حاکم و غالب کر دے۔ اگر تو مسلمان اس فرض پر لبیک کہے، اس کی ادائیگی میں اپنی جان اور سب مال و متاع کھپا دے، تو اس کی زندگی کا مقصد پورا ہو جاتا ہے، اس کو دنیا میں بھی اللہ عزت دیتا ہے اور آخرت میں بھی ہمیشہ کی کامیابی سے اسے نوازتا ہے، اللہ سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے انْفِرُوا خِفَافًا وَثِقَالًا ”نکلو ہلکے ہو یا بوجھل“ وَجَاهِدُوا بِأَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ”اور اللہ کے راستے میں جان و مال سے جہاد کرو“ ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُونَ ”یہ تمہارے حق میں بہتر ہے اگر تم سمجھتے ہو“۔ لیکن اگر مسلمان کے ارد گرد ظلم و کفر کا تو بازار گرم ہو، زندگی کے تمام تر رستوں پر تو باطل کا قبضہ اور حکمرانی ہو اور وہ اس سب کے باوجود بھی چین و آرم سے بیٹھا، اللہ کی پکار پر لبیک نہیں کہتا ہو، اس کے باوجود بھی اللہ کے نور کو لے کر اندھیروں کو بھگانے نہیں نکلتا ہو...... بلکہ دنیا کی چار دن کی زندگی کا وہ اسیر بن جاتا ہو، عافیت، راحت اور دنیا کی نام نہاد ترقی و خوشحالی

---

[1] وَإِنْ كَانَ طَائِفَةٌ مِنْكُمْ آمَنُوا بِالَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ وَطَائِفَةٌ لَمْ يُؤْمِنُوا فَاصْبِرُوا حَتَّى يَحْكُمَ اللَّهُ بَيْنَنَا وَهُوَ خَيْرُ الْحَاكِمِينَ ۝ قَالَ الْمَلَأُ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا مِنْ قَوْمِهِ لَنُخْرِجَنَّكَ يَا شُعَيْبُ وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَكَ مِنْ قَرْيَتِنَا أَوْ لَتَعُودُنَّ فِي مِلَّتِنَا قَالَ أَوَلَوْ كُنَّا كَارِهِينَ ۝ (سورۃ الأعراف 87-88)

کو وہ عزیز تر رکھتا ہو، تو اللہ رب العزت اسے خبر دار کرتا ہے، کہ إِلَّا تَنفِرُوا ''اگر تم (جہاد کے لیے) نہیں نکلتے''...... يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ''تمہیں اللہ دردناک عذاب دے دے گا''...... وَيَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَيْرَكُمْ ''اور تمہاری جگہ کسی اور قوم کو لے آئے گا'' وَلَا تَضُرُّوهُ شَيْئًا ''اور تم اسے کوئی نقصان نہیں پہنچا سکو گے'' وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ''اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے''...... عزیز بھائیو! آج ہماری جو حالتِ زار ہے، یہ اپنا یہ فرض پورا نہ کرنے کا نتیجہ ہے، جو دین غالب ہونے آیا ہے، وہی آج برصغیر میں مغلوب ہے، اور جو دوسروں کو آزادی دینے آیا تھا، آج خود اس کے ماننے والے غلام ہیں۔ اگر یہ دین غالب ہوتا، شریعت مطہرہ یہاں حاکم ہوتی، برصغیر کی اس سرزمین پر اسلام کا قلعہ اگر کہیں بھی واقعی موجود ہوتا، تو ہندوستان کیا برصغیر بھر میں مسلمانوں کی یہ حالت نہ ہوتی، مسلمان تو مسلمان کسی غیر مسلم پر بھی ظلم نہ ہو رہا ہوتا، یہاں کی زمین بھی خوش ہوتی اور آسمان بھی رحیم ہوتا، اسلام کے فیوض و برکات کو سب سمیٹ رہے ہوتے اور یہاں کے تمام انصاف پسند انسان اسلام ہی کے آغوش میں اپنی نجات پا کر اس کی طرف لپک رہے ہوتے۔ مگر افسوس کہ یہ فرض ادا نہیں ہوا، ۱۹۴۷ء میں ہندوستان تقسیم ہوا، ایک ملک اسلام کے نام پر بھی بنا، مگر وہاں سب سے بڑا دھوکہ اسلام ہی کے ساتھ ہوا۔ آج وہاں اسلام اور اسلام چاہنے والوں پر بدترین مظالم ہو رہے ہیں، وہاں کی فوج و حکمران اسلام دشمن جنگ کا ہراول دستہ ہیں... پھر یہاں جنہوں نے کفر و الحاد کے سامنے بند باندھ کر غلبۂ دین کی تحریک چلائی تھی، افسوس کہ انہوں نے جمہوریت کی قربان گاہ پر اپنی اسلامیت ہی قربان کر دی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ پاکستان میں اصحابِ اقتدار کا مقصد اسلام کی خدمت نہیں، بلکہ اپنے مفادات کا حصول رہا، یوں غلبۂ اسلام اور مظلوم انسانوں کی نصرت کے وہ سب خواب دھرے کے دھرے رہ گئے۔ آج پاکستان کی صورتِ حال پر شیخ احسن عزیز شہید رحمہ اللہ کے یہ اشعار بہت صادق آتے ہیں جو انہوں نے ہندوستان کے مسلمان بھائیوں کو مخاطب کر کے لکھے تھے:

ہم سے بچھڑے جو... تم
''اقلیت'' رہ گئے!
یوں اکیلے ہی پھر
اتنے غم سہہ گئے!
اور ہم!!!
خواب لے کر کے آئے تھے
کل جو یہاں!
سَیلِ اِلحاد و عصیاں کے طوفان میں
کب کے...... وہ بہہ گئے!
بے سُدھ و دَم بخود
ہم جہاں سے چلے تھے
وہیں رہ گئے!

تقسیم ہند کے وقت جہاں سے ہم چلے وہیں رہ گئے، وہیں نہ رہتے تو آج پورے برصغیر کی تقدیر مختلف ہوتی۔ دوسری طرف بھارت میں بھی غلبۂ دین اور دعوتِ دین کی تحریک، افسوس ہے کہ چند قدم بھی نہیں چل سکی، حالانکہ یہی وہ تحریک تھی جو یہاں کے مسلمانوں کو حفاظت و تقویت دے سکتی تھی۔ یہی وہ تحریک تھی جو اپنے تو اپنے پرایوں کی بھی تقدیر بدل سکتی تھی، یقیناً مشکلات یہاں کم نہیں تھیں اور جس نے ان حالات میں دین کی جو بھی خدمت کی ہے، اللہ انہیں اجر عظیم دے، لیکن مجموعی طور پر یہاں بھی وہ کچھ نہیں ہوا، جو ہونا چاہیے تھا، ضروری تھا کہ مسلمانوں کو مثالی مسلمان بننے اور اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی دعوت دی جاتی، اپنی حفاظت و دفاع کے لیے انہیں تیار کیا جاتا، ان میں وطن پرستی کی جگہ 'خدا پرستی'، لادینیت کی جگہ للّٰہیت اور 'اتباعِ شریعت' کی ایسی روح پھونک دی جاتی، کہ وہ دعوت و کردار کا ہتھیار لے کر غیروں کے سامنے بھی اسلام کی عظمت کا عملی نمونہ بن جاتے۔ لیکن افسوس ہے کہ ہم نے یہاں 'جمہوریت' اور 'سیکولرازم' کے نعروں کا تو ساتھ دیا مگر اسلام اور ہماری حالت زار بتا رہی ہے کہ رخ بہ منزل سفر میں چند قدم بھی ہم آگے نہیں اٹھا سکیں۔

ہندوستان کے میرے عزیز مسلمان بھائیو!

ہمیں یقین ہے کہ ارضِ ہند بلکہ پورے برصغیر میں اسلام غالب ہو کر رہے گا۔ شاہ عبد العزیز دہلوی، سید احمد شہید اور شاہ اسماعیل شہید رحمہم اللہ نے جو خواب آنکھوں میں سجائے تھے، اُن کی تعبیر کا وقت ابھی زیادہ دور نہیں ہے۔ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی مبارک احادیث ہمیں یقین دلاتی ہیں کہ یہاں کفر و ظلم کا یہ راج ہمیشہ نہیں رہے گا، وہ دن ضرور آئے گا جب شرک و ظلم کے یہ اندھیرے سب چھٹ جائیں گے۔ پس اے محمد بن قاسم اور محمود غزنوی کی روحانی اولاد! پریشان نہ ہو، دل برداشتہ اور مایوس نہ ہوں...... یہ اٹل حقیقت ہے کہ فتح و نصرت اللہ اور صرف اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ وَمَا النَّصۡرُ إِلَّا مِنۡ عِنۡدِ اللّٰہِ ''اور مدد صرف اللہ کی طرف سے ہے'' إِنَّ اللّٰہَ عَزِیۡزٌ حَکِیۡمٌ ''بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے''، آزمائش ہماری ہے کہ ہم ان اندھیروں کے ساتھ مصالحت کرتے ہیں یا اسلام کا نور لے کر ان کے خلاف صف آرا ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم نے عزم وہمت کے ساتھ نصرتِ دین کا شرعی راستہ چنا اور نصرتِ دین ہی کے مقصد کو اول و اہم رکھ کر میدانِ عمل میں اترے، تو یقین جانیے، فتح ہمارے قدم چھومے گی۔ اللہ رب العزت کا فرمان ہے: وَلَیَنۡصُرَنَّ اللّٰہُ مَنۡ یَّنۡصُرُہٗ ''اور اللہ ضرور اس کی مدد کرے گا جو اللہ کی مدد کرے'' إِنَّ اللّٰہَ لَقَوِیٌّ عَزِیۡزٌ ''بیشک اللہ زبردست غالب ہے'' پس جذبے ٹھنڈے نہ ہو، عزم قوی رکھیے، عمل کرنے اور آگے بڑھنے کا وقت ہے، ہم مؤمن ہوئے، صبر و استقامت کا دامن ہم سے نہیں چھوٹا...... تو ہم بہر حال کامیاب ہیں۔ اقلیت و اکثریت کے بکھیڑے سب بیکار ہو جائیں گے اور باطل کا یہ شور و غوغا سارا ہوا میں تحلیل ہو جائے گا۔ کَمۡ مِّنۡ فِئَۃٍ قَلِیۡلَۃٍ غَلَبَتۡ فِئَۃً کَثِیۡرَۃًۢ بِإِذۡنِ اللّٰہِ (ایسا بہت ہوا ہے کہ چھوٹی جماعت اللہ کے حکم سے بڑی جماعت پر غالب آئی ہے) وَاللّٰہُ مَعَ الصَّابِرِیۡنَ، اور اللہ صابروں کے ساتھ ہے۔ اللہ ہمیں اس آیت کا مصداق بنائے اور اہل ہند کو جس مبارک گروہ نے اندھیروں سے نجات دلانا ہے، اللہ ہمیں اس میں شامل فرمائے، آمین۔

عزیز بھائیو اور محترم بزرگو!

وہ کیا امور ہیں کہ جو اسلامیانِ ہند کو خصوصی طور پر اپنے سامنے رکھنے چاہیے اور کیا عملی اقدامات ہیں کہ جن کو اٹھا کر ہم بے رحم طوفانوں سے اپنی حفاظت کر سکتے ہیں؟ اللہ ہماری رہنمائی فرمائے اور توفیق و مدد سے نوازے، اس سے متعلق نکات کی صورت میں چند گزارشات ہیں جو آپ کی خدمت میں رکھ رہے ہیں۔

1. پہلا نکتہ، اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ کی طرف بحیثیت مجموعی رجوع ہو، اللہ ہمارا خالق و مالک ہے، وہی ہمارا معبود اور حاکم ہے، لہٰذا اللہ کی عظمت کے مقابل کسی مخلوق کی عظمت ہم قبول نہ کریں۔ اُس ربِ عظیم کے مقابل کسی عدالت، کسی ریاست، عوام یا خواص کے کسی حکم و فیصلے کی تقدیس ہم نہ کریں۔ وطنیت اور جمہوریت، یہ سب عصرِ حاضر کے تراشیدہ بت ہیں، ان سب کا انکار جبکہ صرف للّٰہیت اور اسلامیت کا ہم اقرار کریں۔

یہ بت کہ تراشیدۂ تہذیبِ نوی ہے
غارت گرِ کاشانۂ دینِ نبویؐ ہے

بازو تیرا توحید کی قوت سے قوی ہے
اسلام تیرا دیس ہے تُو مصطفوی ہے

صرف اللہ کے سامنے ہم جھکیں، اللہ کے احکامات کی پیروی کریں اور اللہ کے احکامات کے مقابل کسی کے اصول و احکامات کو ہم خاطر میں نہ لائیں۔ یہی 'لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' کا تقاضہ ہے۔

2. دوسرا، 'لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ' کی یہ دعوت ہم عام کریں، اس کلمے کا معنی و مفہوم، فرائض اور تقاضے خود بھی ہم سمجھیں اور دوسروں کو بھی سمجھائیں، یہ کلمہ تمام معبودوں اور بادشاہوں سے انکار جبکہ صرف ایک اللہ کی عبادت اور اطاعت کا اعلان ہے۔ یہ دعوت ہم اپنوں کے سامنے بھی رکھیں اور پرایوں کے سامنے بھی۔ سب کو ہم سمجھائیں کہ ہماری دنیا و آخرت کی تمام تر بھلائیاں بس اس کلمہ کو ماننے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے میں ہیں۔ ہمارے اخلاق و کردار، معاشرت و معاملات، دعوت و خدمت خلق،، دوستی و دشمنی کا ڈھنگ سب شریعت کے مطابق اور کلمۂ توحید کی عملی تصدیق کرنے والے ہوں۔ اسلام و شریعت پر عمل اور اس کی دعوت کے سبب اگر مشاکل و محرومی کا سامنا ہو، تو سامنا کیا جائے اور اگر اس کی خاطر سب کچھ کی قربانی بھی دینی پڑے اس سے دریغ نہ ہو۔ ہماری دعوت و تحریک اور فکر و سعی شرعی اصولوں کے گرد ہو، نہ کہ قومی و شخصی مفادات کے گرد۔ ہمیں یقین ہونا چاہیے کہ اس طرزِ فکر و عمل کا فائدہ اسلام کو بھی ہو گا اور بطورِ قوم ہم مسلمانوں کو بھی، لیکن قومی فوائد کے نام پر اگر احکامِ الٰہی کی خلاف ورزی ہم کریں، تو ہمیں سمجھنا چاہیے کہ یہ ہماری قوم کے لیے بھی کبھی کوئی برگ و بار نہیں لائے گی۔

3. تیسرا، ہندوستان میں جو ہمیں کچھ نہ کہے، یعنی ہمارے اوپر جو ہاتھ نہ اٹھائے، ہم بھی اسے کچھ نہ کہیں اور ہم بھی اس کے لیے مکمل طور پر امن کے پیغامبر ہوں، لیکن اگر کوئی ہمیں، ہمارے بچوں، ماؤں اور بہنوں کو مارنے آئے، کیا اس کے سامنے بھی ہم پر امن ہوں؟ نہیں، قطعاً نہیں... تمام علماء وفقہاء کا اس پر اجماع ہے کہ عدوِ صائل، حملہ ور دشمن کو روکنا اور اپنے دین و دنیا کو اس کے فساد سے محفوظ کرنا نماز کے بعد اہم ترین فرض ہے۔ ہندو کی فطرت ہے کہ یہ کمزور کو مارتا اور پسے ہوئے کو مزید پیٹتا ہے جبکہ طاقت ور کو دیوتا بنا کر اس کی پوجا کرتا ہے۔ برما میں قتل عام صرف وہاں ہی ہوا جہاں مزاحمت نہیں ہوئی، مگر جہاں مزاحمت ہوئی، محض لاٹھی اور پتھروں سے بھی جہاں دفاع ہوا، وہاں دشمن بھاگنے پر مجبور ہوا۔ پھر عزیز بھائیو! اعداد و تیاری چونکہ خود ایک مستقل فرض ہے۔ اس لیے علماء کرام اور داعیانِ دین کی خدمت میں ہم درخواست کرتے ہیں کہ اس کی بھرپور ترغیب دیں اور اس کے لیے باقاعدہ ابھی سے صف بندی کریں۔ دلوں میں شہادت کا جذبہ پیدا کیا جائے، ظاہر ہے شہادت سے بڑھ کر کوئی سعادت نہیں اور اپنے دین و ایمان، اہل و عیال اور مسلمانوں کے دفاع میں جان دینا افضل شہادت ہے۔

4. چوتھا، دنیا بھر میں الحمدللہ جگہ جگہ میادینِ جہاد گرم ہیں، یہاں غلبۂ دین اور مظلوموں کی نصرت کے لیے مجاہدینِ اسلام برسرپیکار ہیں، دفاعِ امت کے اس ہر اول دستے، ان ابطالِ اسلام سے آپ لاتعلق مت رہیے۔ ضروری ہے کہ ان میدانوں میں آپ بھی شریک ہوں اور تحریکِ جہاد کی نصرت و تائید میں آپ کا بھی بھرپور حصہ ہو۔ آپ کا قریب ترین میدان، جہادِ کشمیر ہے، اس جہاد میں آپ جان و مال سے شریک ہوں۔ تحریکِ جہاد میں آپ کی یہ شمولیت اور کسی بھی سطح پر آپ کی شرکت ہندوستان بھر میں اسلام اور مسلمانوں کی تقویت کا ان شاءاللہ سبب بنے گا۔

5. پانچواں اور آخری نکتہ یہ ہے کہ مذکورہ نکات پر زیادہ سے زیادہ اتفاق و اتحاد پیدا کریں اور ان تمام امور کو مکمل نظم و ضبط کے ساتھ انجام دینے کی کوشش کیجیے۔

اللہ سے دعا ہے کہ مسلمانانِ ہند کو وہ عزت، قوت اور شوکت سے نوازے... یا اللہ، ہندوستان میں ہمارے بھائیوں کے دین و آبرو، جان و مال اور اہل و عیال کی حفاظت کیجیے۔ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم برصغیر میں غلبۂ اسلام کی تحریک میں اپنا سب کچھ لگائیں۔ اللہ سبحانہٗ و تعالیٰ ہمیں وہ دن دکھائے جب پاکستان و ہندوستان اور پورے برصغیر میں اللہ کی رحمانی شریعت کا راج ہو اور ظلم و کفر کے جھنڈے سب سرنگوں ہو، آمین یارب العالمین۔

وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ۔

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين ۔